AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL

المصباح ریسرچ جرنل

ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.

Volume IV, Issue I

Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index

Category Y

Link:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result

Article: قرآن مجید میں مذکور "اصحاب" کا تعارفی جائزہ

Authors & Affiliations:

[1] **Yasra Mariam**
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad.

[2] **Dr. Asma Aziz**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad.

[3] **Sana Yaseen**
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad.

Email Add:
[1] Yesratahir198@gmail.com
[2] asmaaziz@gcwuf.edu.pk
[3] sanayaseen424@gmail.com

ORCID ID:
[1] https://orcid.org/0009-0005-1096-5505
[2] https://orcid.org/0000-0002-5599-8757

Published: 2024-03-07

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10997441

Citation: Yasra Mariam, Dr. Asma Aziz, and Sana Yaseen. 2024. " قرآن مجید میں مذکور"اصحاب" کا تعارفی جائزہ: INTRODUCTORY REVIEW OF 'COMPANION' MENTIONED IN THE HOLY QURAN". *AL MISBAH RESEARCH JOURNAL* 4 (01):44-56. https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/article/view/221.

Copyright's info: Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Published By: Research Institute of Culture and Ideology, Islamabad.

Indexation's

REINCI

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.4, No.1, March-2024
Page no: 44-56

قرآن مجید میں مذکور "اصحاب" کا تعارفی جائزہ

INTRODUCTORY REVIEW OF "COMPANION" MENTIONED IN THE HOLY QURAN

*Yasra Mariam
**Dr. Asma Aziz
***Sana Yaseen

ABSTRACT

The Quran is sacred scripture of Islam. According to conventional Islamic belief, the Holy Quran was revealed by the angel Gabriel to the Prophet Muhammad (PBUH) in the west Arabian towns Mecca and Medina beginning in 610 CE and ending with Hazrat Muhammad (PBUH) death in 632 CE. In the Quran, the term "As-haab" (Companions) is mentioned in various Surahs and Verses, referring to individuals who were closely associated with Prophet Muhammad (peace be upon him). Additionally, the Quran provides details about the lives, sacrifices, and experiences of the companions, highlighting specific events and their unwavering commitment to Islam. Some Surahs narrate stories of particular companions, illustrating their courage and steadfastness as examples for believers. Quranic narratives delve into their experiences, unwavering faith, and significant contributions to the emerging Muslim community. Beyond historical accounts, these stories serve as moral and ethical guideposts, urging believers to adopt virtues like resilience, compassion, and community-building.

Keywords: The Holy Quran, The Prophet Muhammad (PBUH), Islam, belief, sacrifice, Gabriel, Companions, faith, Muslim.

۱-تعارف

"الصاحب": ساتھی، رفیق، ساتھ زندگی گزارنے والا، اس کی جمع الصحابتہ: وہ حضرات جن کو آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی ہو۔ اور ایمان لائے ہوں اور ایمان پر ہی ان کا انتقال ہوا ہو۔[۱] لیکن قران مجید میں اصحاب یا صحابی دیگر انبیاء یا دیگر انسانوں کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔

صحابی لفظ واحد ہے اس کی جمع صحابہ ہے مذکر کیلئے صحابی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جبکہ مونث واحد کیلئے صحابیہ اور جمع کیلئے صحابیات کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

> "صحابی اسے کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی ہو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے ایمان کی حالت میں دیکھا ہو اور ایمان پر ہی اسکا خاتمہ ہوا ہو۔"[۲]

سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۰۰ اصحابہ کی بڑی تعداد کی شان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

* MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad.
** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad.
*** MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, GC Women University Faisalabad.

"وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ"[۳]

"اور پیشگی مہاجرین، انصار اور جو ان کی راہ میں بہتری کے ساتھ چلے، اللہ ان سے خوش ہوا اور وہ ان سے خوش ہیں۔ اور ان کے لئے جنتیں ہیں جس میں نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ وہ فتح ہے جو بے شک عظیم ہے۔"

۲-اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

متعدد آیات قرآنی میں صحابہ اور صحابیات کا انفرادی اور اجتماعی طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ غار ثور کے حوالے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کی تردید، حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کی اپنے شوہر کے خلاف شکایت اور اس کی سنوائی، نام کے ساتھ صرف حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کا ذکر قرآن مجید میں وارد ہوا ہے۔ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ ایک آزاد کردہ غلام تھے۔ اس لئے لوگ انہیں سیاہ فارم حبشی النسل سمجھتے تھے حالانکہ وہ عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنو کلب کے چشم و چراغ تھے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

سورہ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا"[۴]

"اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے اس شخص کو جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انعام کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ سے ڈرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بات اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے ڈر رہے تھے حلانکہ اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے ڈریں پھر جب پوری کر لی زید نے اسے طلاق دینے کی خواہش تو ہم نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا تاکہ (اس عملی سنت کے بعد) ایمان والوں پر کوئی حرج نہ ہو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں جب وہ انہیں طلاق دینے کا ارادہ پورا کر لیں اور اللہ کا حکم تو ہر حال میں ہو کر رہتا ہے۔"

غار ثور کے حوالے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکر

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکر غار ثور کے حوالے سے اسلامی تاریخ کی اہم لحظے میں ہے۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دوست حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی راہ میں ہجرت کر رہے تھے، تو وہ غار ثور میں چھپے رہے۔ غار ثور میں ہجرت کے دوران، ان کا دوستانہ اور وفاداری کا مظاہرہ آیا۔

سورہ التوبہ آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِلاَّ تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُواْ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُواْ السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ"[۵]

"اگر تم ان (رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد نہیں کرو گے تو (کچھ پروا نہیں) اللہ نے تو اس وقت ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کی تھی جب کافروں نے ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (مکہ سے) نکال دیا تھا (اس حال میں کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دو میں کے دوسرے تھے جب کہ وہ دونوں غار میں تھے جبکہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اپنی سکینت نازل فرمائی ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی ان لشکروں سے جنہیں تم نہیں دیکھتے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور اللہ ہی کا کلمہ سب سے اونچا ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔"

حدیبیہ کے مقام پر بیعت رضوان میں شامل صحابہ کا ذکر:

بیعت رضوان، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مکہ کے مقدس مقام حدیبیہ میں یوم العقبہ کے دن یعنی ۱۸ ذوالحجہ کو ہوئی تھی، ایک مشہور واقعہ ہے۔ اس دن مسلمانوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک متفقہ قرارداد (میثاق) پر بیعت دی تھی، جسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔

سورہ الفتح کی آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا"[6]

" اللہ راضی ہو گیا اہل ایمان سے جب کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے تو اللہ کے علم میں تھا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا تو اللہ نے ان پر سکینت نازل کر دی اور انہیں (بدلے میں) ایک قریبی فتح بخشی۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کی تردید

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانا ایک ناپسند عمل ہے اسلامی تاریخ میں حضرت عائشہ کا کردار بہت اہم ہے اور انھیں اسلامی علم، حکمت، اور تعلیمات کی مددگار شخصیت کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ بہتان سے پرہیز کرنا اہم ہے اور اصلی معلومات حاصل کرنے کے لئے معتبر منابع پر اعتماد کرنا چاہیے۔

سورہ النور کی آیت نمبر ۱۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ"[7]

"جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں یہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے اسے تم اپنے لیے بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی ہے ان میں سے ہر شخص کے لیے وہی ہے جو گناہ اس نے کمایا اور ان میں سے جس نے اس کا بڑا بوجھ اپنے سر لیا اس کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے"

حضرت خولہ بنت ثعلبہ کی اپنے شوہر کے خلاف شکایت اور اس کی سنوائی

خولہ بنت ثعلبہ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے ظہار کیا تو وہ ان کی شکایت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر گئیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی چند آیات نازل فرمائی جو خولہ بنت ثعلبہ کے متعلق تھیں۔

سورہ المجادلہ کی آیت نمبر ۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ"[۸]

"اللہ نے سن لی اس عورت کی بات (جو اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!) آپ سے جھگڑ رہی ہے اپنے شوہر کے بارے میں اور وہ اللہ سے بھی فریاد کر رہی ہے۔ اور اللہ سن رہا ہے آپ دونوں کے مابین ہونے والی گفتگو۔ یقیناً اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔"

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ"[۹]

"اے مسلمانو! تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو مائیں کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں بن جاتی ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے البتہ یہ لوگ ایک نہایت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ اور یقیناً اللہ بہت معاف فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے۔"

۳-اصحاب الکہف

"أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ" کا مطلب ہے 'غار اور یادگاری تختی والے لوگ'۔ اصحاب کہف قرآن مجید میں آیا ہوا واقعہ ہے جس کا تفصیلی ذکر سورۃ الکہف میں ملتا ہے۔ اصحاب کہف سات نوجوان تھے رُومی شہنشاہ (دقیانوس) ۲۴۹ء سے ۲۵۱ء تک حکمران رہا۔ یہ عیسائیت کا بدترین دشمن تھا۔ اس کے مظالم سے تنگ آکر اپنی مذہبی عقائد پر قائم رہنے کے لئے اصحاب کہف غاروں میں چُھپ گئے تھے۔

سورہ الکہف کی آیت نمبر ۹-۱۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًاO إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا"[۱۰]

"کیا تم سمجھتے ہو کہ غار اور رقیم (تختی) والے اصحاب ہماری بہت عجیب نشانیوں میں سے تھے جبکہ ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی اور انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! تو ہمیں عطا فرما اپنے پاس سے رحمت اور آسان فرما دے ہمارے لیے ہمارے معاملات میں عافیت کا راستہ۔"

أَمْ حَسِبْتَ: یہاں سے صحابہ کہف کا واقعہ شروع ہوتا ہے اور اسے اللہ نے اپنی عجیب و غریب نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے کیونکہ اس واقعے میں بہت سی حکمتیں و نصیحتیں ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں۔

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ: جب ان نوجوانوں نے اپنے کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کیلئے غار میں پناہ لی تھی اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہدایت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن عطا فرما۔ اصحاب کہف کے مطلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جو خاضر میں ہیں ان کے نام یہ ہیں:

مکسلیمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونوانس، کشفیط، طنونس اور ان کے کتے کا نام قطمی ہے۔"

۴-اصحاب موسیٰؑ

سورۃالشعراء میں حضرت موسیٰ کے ساتھ مصر سے ارضِ موعود کے لیے نکلنے والے بنی اسرائیل کے لیے اصحابِ موسیٰؑ کا ذکر ہے، جب حضرت موسیٰ اور ان کے اصحاب نے فرعون اور اُس کی قوم کو دیکھا اور کہا کہ ہمیں یقیناً پکڑ لیا جائے گا۔

سورہ الشعراء ۶۲-۶۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ"[۱۲]

"موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز نہیں! یقیناً میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور میرے لیے راستہ پیدا کر دے گا۔ تو ہم نے وحی کی موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف کہ ضرب لگاؤ اپنے عصا کے ساتھ سمندر کو تو وہ پھٹ گیا اور ہر حصہ ایک بہت بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ پر یقین نظر آرہا ہے کہ سامنے وسیع عریض سمندر ہے جس کی تیز رفتار موجیں ساحل سے آکر ٹکرا رہی ہیں اور ادھر فرعون جو انتہائی تیش سے دیوانہ ہو رہا ہے لیکن دوسری طرف مجال ہے کہ ان بظاہر حوصلہ شکن حالات میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شکن تک پڑھا ہو یا دل میں تھوڑی سی بھی گھبراہٹ محسوس کی ہو بلکہ گھبرائے ہوئے ساتھیوں کو حوصلہ دیتے فرمارہے ہیں میرے ساتھ میرا رب ہے میں اس کے حکم سے تمہیں لے کر ہی نکلا ہوں اور وہ ہماری مدد ضرور فرمائے گا۔

فَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنا عصا ایک ضرب لگاؤ اس سمندر کو پھر دیکھو یہ راستہ دیتا ہے یا نہیں۔

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ آپ نے ایسا ہی کیا، سمندر کی اچھلتی اور شور مچاتی ہوئی موجوں پر سکتہ تاری ہو گیا جیسے کسی نے سرکش گھوڑے کے منہ میں لگام دے دی ہو اور سمندر میں دڑاڑ پیدا ہو گئی، پانی کی لہریں اونچے اونچے پہاڑوں کی طرح بے بس ہو کر کھڑی ہو گئیں اور آپ اپنی قوم سمیت اس راستے پر چل پڑے، اسی طرح بنی اسرائیل دریا سے پار ہو گئے۔[۱۳]

قرآن مجید کی آیت نمبر ۶۴-۶۶ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

"وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَه اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ"[۱۴]

"اور ہم قریب لے آئے وہیں پر دوسروں کو بھی۔ اور ہم نے نجات دے دی موسیٰ (علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھ جو کوئی بھی تھا سب کو۔ پھر ہم نے غرق کر دیا دوسروں کو بھی۔"

۵-اصحاب عیسیٰؑ

اصحاب عیسیٰؑ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ چلنے والے افراد کا گروہ ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شاگردوں کو حواری کہا جاتا ہے، حوارین، حواری کی جمع ہے، جس کا معنی ساتھی، سفید پوشاک کے ہیں. حضرت عیسیٰؑ کے بارہ شاگرد یا ساتھی مراد ہیں۔ حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول تھے اور ان کی زندگی اور تعلیمات عہدِ قدیم کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئیں۔ اصحاب عیسیٰؑ میں مقدس کتابوں (انجیل) کے متابعین شامل ہوتے ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کی دعوت کو قبول کرتے تھے۔ ان کی زندگی اور ان کی تعلیمات کا ذکر مسیحیت مذہب میں ملتا ہے، جو عیسائیوں کا مذہب ہے۔

سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

"اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ"[۵]

"پس جب عیسیٰ علیہ السلامنے ان کی طرف سے کفر کو بھانپ لیا تو انہوں نے پکار لگائی کہ کون ہے میرا مددگار اللہ کی راہ میں ؟ کہا حواریوں نے کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار ہم ایمان لائے اللہ پر اور آپ علیہ السلام بھی گواہ رہیے گا کہ ہم اللہ کے فرماں بردار ہیں۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہو چکا تھا کہ یہود قوم دلائل کے میدان میں ہار کر اب ان کی زندگی کو ختم کرنے کے لیے سازشیں تیار کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی معلوم تھا کہ انبیاء کو ناحق قتل کر دینا اب یہود کی عادت بن گئی ہے وہ دیکھ چکے کہ یہود ایک رئیس نے سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو کس طرح قتل کروایا تھا تو انہیں اپنی موت کے آنے میں کچھ شک نہ رہا اب انہیں صرف فکر یہ تھی کہ دین کی تبلیغ کا کام نہ رک جائے چنانچہ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو مخاطب کیا اور پوچھا کہ کون ہے جو اس سلسلے میں ملی مدد کرے گا تا کہ اللہ کے دین کو فروغ ملے۔

حواری کون تھے ؟

حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا پیروی کی اور ان کے ساتھ مشقتوں اور امتحانات کا حصہ بنے۔ ان کا ایمان اور محبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دعوتی کام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بارہ اشخاص تھے، ان کے نام یہ ہیں۔

شمعون، جیسے بطرس بھی کہتے ہیں، شمعون کا بھائی اندریاس، یعقوب بن زیدی، یوحنا، یوحنا کا بھائی فلیپوس، برتھولما، تھوما، متی، یعقوب بن حلفاء، تہدی، شمعون کنعان، یہود اسکریوتی۔ یہ بارہ حواری تھے جنہوں نے سیدنا عیسیٰ کی دعوت پر ہر قیمت پر آگے بڑھنے کا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے عہد کیا تھا۔"[۶]

۶-اصحاب السبت

"اصحاب السبت" عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے "سبت کے اتباع" یہ لفظ قرآن مجید میں آیا ہے اور بعض آیات میں بنی اسرائیل کے بعض افراد کو جسمانی چیزوں کی حرکت کو ممنوع کرنے کے باوجود، سبت (ہفتہ) کے دن میں کام کرنے کی مخالفت کرنے والوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۶۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ"[۷]

"اور تم انہیں خوب جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے زیادتی کی تھی ہفتہ کے دن میں تو ہم نے کہہ دیا ان سے کہ ہو جاؤ ذلیل بندر۔"

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ وہ ہفتے کے روز کاروبار نہیں کریں گے، یہ دن صرف عبادت اور آرام کے لئے وقف رکھیں۔ اور تورات میں بھی ان کی وضاحت کی گئی ہے کہ جو شخص ہفتے کے دن کی حرمت کو توڑے گا وہ واجب القتل ہے۔ لیکن یہود پر اخلاقی انحطاط کا دور آیا۔ لیکن یہود کھلے بندوں اپنا لین دین کے معاملات کام کاج کاروبار جاری رکھتے ہیں۔

اس سلسلے میں سورہ الاعراف میں ایک مخصوص بستی کا بھی ذکر آیا ہے جن کا پیشہ ماہی گیری تھا اور وہ سمندر کے کنارے پر آباد تھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چھ دن مچھلیاں پانی میں چھپی رہتیں اور ہفتے کے دن پانی کی سطح پر سینہ تان کر تیرتی پھرتیں اب ان ماہی گیروں نے ساحل کے ساتھ

کھائیاں کھود لیں اب اگر پانی آتا تو سات مچھلیاں بھی آجاتیں اور دوسرے یہ لوگ مچھلیاں کو پکڑ لیتے ان بستی والوں کے تین گروہ بن گئے۔ ایک تو مجرم گروہ تھا جو اس حیلہ سے مچھلیاں پکڑ تا تھا دوسرا گروہ وہ تھا جو اس حیلہ سازی سے منع کرتا تھا تیسرا گروہ وہ تھا جو خود نہ مچھلیاں پکڑتا تھا اور نہ ہی پکڑنے والوں کو منع کرتا تھا۔ ان لوگوں کو کہتا کہ " آپ لوگ ان لوگوں کو کیوں منع کرتے ہو جو باز آنے والے نہیں اور ان پر عذاب نازل ہونے والا ہے اور منع کرنے والے یہ جواب دیتے کہ ہم اس لئے منع کرتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے حضور معذرت پیش کر سکیں اور دوسری یہ کہ شاید یہ لوگ باز ہی آجائیں پھر جب اس قوم پر عذاب نازل ہوا تو اس عذاب سے صرف منع کرنے والا گروہ بچا پایا گیا۔ خاموش اور مجرم گروہ دونوں پر عذاب نازل ہوا۔ وہ عذاب یہ تھا کہ "تم ذلیل خوار بندر بن جاؤ"۔[۱۸]

۷-اصحاب السفینہ

حضرت نوح علیہ السلام کو قبول کرنے والوں کا ذکر سورۃ العنکبوت میں ہے جن کے لیے "اصحاب السفینہ" کی اصطلاح استعمال کی گئ ہے۔ سورہ ہود میں حضرت نوح علیہ اسلام کو کشتی بنانے کے لیے الٰہی حکم کا ذکر ملتا ہے اور پھر منکرینِ نوح علیہ اسلام کے انجام کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا سفینہ، جُودی پہاڑ پر جا کر رُکا جس کو آرارات بھی کہتے ہیں۔

سورہ العنکبوت کی آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَصۡحٰبَ السَّفِيۡنَةِ وَجَعَلۡنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ"[۱۹]

"تو ہم نے بچالیا اس (نوح علیہ السلام کو اور کشتی والوں کو اور اسے بنادیا ہم نے تمام جہان والوں کے لیے ایک نشانی۔"

سورہ ھود کی آیت نمبر ۳۷ میں اللہ تعالیٰ کا حضرت نوح علیہ اسلام کو کشتی بنانے کا حکم ذکر ہے:

"وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا وَوَحۡيِنَا وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ‌ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ"[۲۰]

"اور (اب) آپ کشتی بنایئے ہماری نگاہوں کے سامنے اور ہماری ہدایات کے مطابق اور جو ظالم ہیں ان کے بارے میں اب مجھ سے بات نہ کیجیے گا اب یہ سب کے سب غرق کیے جائیں گے۔"

اس حکم سے یہ یوں لگتا ہے کہ کشتی کی تیاری کے ہر مرحلے میں حضرت نوح علیہ اسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت مل رہی تھی جس کشتی بنائے کا حکم دیا جا رہا ہے اس کے متعلق بتایا کہ کشتی بناؤ گے تم لیکن بنوائیں گے ہم مثلاً چوڑائی اتنی ہو لمبائی اتنی ہو لکڑیاں یوں تیار کرو وغیرہ۔[۲۱]

آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ اٰمَنَ‌ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ"[۲۲]

"یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور جوش سے ابل پڑا ہم نے کہا: (اے نوح!) اپنی اس کشتی میں تمام جانداروں کا ایک ایک جوڑا رکھ لو اور اپنے اہل وعیال کو بھی سوائے ان کے جن کے بارے میں پہلے حکم گزر چکا ہے اور ان لوگوں کو بھی (سوار کرلیں) جو ایمان لائے ہیں اور نہیں ایمان لائے تھے آپ کے ساتھ مگر بہت ہی کم۔"

جب تنور میں پانی نے جوش مارا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو تین طرح کی چیزیں کشتی میں سوار کرنے کا حکم دیا۔ ہر جنس میں نر اور مادہ کا جوڑا، حضرت نوح علیہ السلام کے اہلِ خانہ، وہ لوگ جو حضرت نوح علیہ اسلام پر ایمان لائے۔[۲۳]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ‌"[۲۴]

"وہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے اس کے اعمال غیر صالح ہیں۔"

۸-اصحاب الاعراف

سورۃ الاعراف کے آیت ۴۸ میں اصحاب الاعراف کا ذکر کیا گیا ہے اعراف عرف کی جمع ہے بلند و بالا مقام کو کہا جاتا ہے اعراف جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان دیوار کا نام ہے۔

سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۴۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَنَادٰۤى اَصۡحٰبُ الۡاَعۡرَافِ رِجَالًا يَّعۡرِفُوۡنَهُمۡ بِسِيۡمٰىهُمۡ قَالُوۡا مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡكُمۡ جَمۡعُكُمۡ وَمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ"[۲۵]

"اور پکاریں گے اہل اعراف (اہل جہنم میں سے) ان لوگوں کو جنہیں وہ پہچانتے ہوں گے ان کی نشانی سے کہیں گے کہ تمہارے کچھ کام نہ آئی تمہاری جمعیت اور (نہ وہ) جو کچھ تم تکبر کیا کرتے تھے۔"

اس آیت مبارکہ سے یہ واضح ہوا کہ اصحاب اعراف دوزخیوں کی طرف دیکھنا بھی نہیں گوارہ کریں گے کیونکہ وہ خود بھی اس خوف کی حالت میں ہوں گے کہ وہ دوزگ سے ڈر رہے ہوں گے اور جنت کی آس لگائے بیٹھے ہوں گے جیسے ہی ان کی آنکھوں کو اہل جہنم کی طرف پھیرا جائے گا جو ان کے منہ سے پہلے الفاظ نکلیں گے وہ یہ ہوں گے کہ ہمیں ان ظالم لوگوں میں ہر گز شامل نہ کرنا۔ پھر جب نظر اہل دوزخ پر پڑ ہی گئی تو سب سے پہلے بات جو ان سے پوچھیں گے یہ ہو گی کہ آج تمہارا وہ گروہ کہاں گیا جس کے مطلق تم اتنے شیخیاں مارا کرتے تھے اور دوسری بات اہل دوزخ سے یہ کہیں گے اور دیکھو جنت میں وہی لوگ جا رہے ہیں جنہیں تم حقیر سمجھتے تھے۔[۲۶]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيۡنَ اَقۡسَمۡتُمۡ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحۡمَةٍ‌ؕ اُدۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ"[۲۷]

"کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ نہیں نوازے گا انہیں اللہ اپنی کسی رحمت سے!

(ان سے تو کہہ دیا گیا ہے کہ) داخل ہو جاؤ جنت میں نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم کسی غم سے دوچار ہو گے۔"

دوزخی جب آگ میں جل رہے ہوں گے تو جنتی لوگوں سے فریاد کریں گے کہ ہم پر کچھ پانی ہی گرا دو یا کچھ کھانے کے لئے ہی گرا دو تاکہ ہمیں کچھ آرام مل سکے اہلِ جنتی ان کا جواب یہ دیں گے کہ یہ چیزیں تم پر اب حرام کر دی گئے ہیں لہذا ہم اللہ تعالیٰ کے نافرمانی کر کے خود گناہ گار نہیں بن سکتے۔[۲۸]

۹-اصحاب الرس

اصحاب الرس سے مراد کسی کنویں کے ارد گرد آباد لوگ ہیں۔ سورۃ ق آیت ۱۲ میں قوم نوح، اصحاب الرس اور ثمود کا ذکر یکجا کیا گیا ہے۔ سورۃ الفرقان آیت ۳۸ میں عاد، ثمود اور اصحاب رس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان تینوں قوموں نے اپنے نبیوں کی تکزیب کی اور عذابِ الٰہی کا سامنا کیا۔

سورہ ق کی آیت نمبر ۱۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّاَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوۡدُ"[۲۹]

"جھٹلایا تھا ان سے پہلے بھی نوح علیہ السلام کی قوم نے کنویں والوں نے اور قوم ثمود نے۔"

یہاں سے ان سابقہ قوموں کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ جنہوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا تاکہ ان کے حال سے کفار مکہ نصیحت حاصل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ان سابقہ قوموں کی ہلاکت اور عذاب سے بھی ڈرایا گیا ہے۔[۳۰]

سورہ الفرقان کی آیت نمبر ۳۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاوَاَصۡحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوۡنًا بَيۡنَ ذٰ لِكَ كَثِيۡرًا"[۳۱]

"اور قوم عاد قوم ثمود کنویں والوں اور ان کے مابین بہت سی دوسری اقوام کو بھی ہم نے ہلاک کر دیا۔"

البتہ الرس کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنے نبی کو کنویں میں پھینک کر مار دیا تھا اور ان پر عذاب نازل ہوا، اس لئے انہیں کنویں والے کہا گیا ہے۔[۳۲]

۱۰۔اصحاب الفیل

اصحاب الفیل کا ذکر قرآن مجید میں سورہ الفیل میں آتا ہے، سورہ الفیل میں ہاتھی والوں کا ذکر کیا گیا ہے آیت نمبر ۱ تا ۵ تک یہ واقعہ بیان ہے جو ابرہہ کے زمانے میں ہوا جب ابرہہ کی فوج نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعے کنکریوں سے مار کر اس لشکر کو تباہ کر دیا۔

سورہ الفیل کی آیت نمبر ۱-۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ"[۳۳]

"کیا تم نے دیکھا نہیں کیا حشر کیا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا؟ کیا اس نے ان کی تمام تدبیروں کو بے کار اور غیر موثر نہیں کر دیا؟ اور ان پر بھیج دی جھنڈ کے جھنڈ اڑتے ہوئے پرندوں کے۔ جو ان پر مارتے تھے کنکر کی پتھریاں۔ پھر اس نے کر دیا ان کو کھائے ہوئے بھس کی طرح۔"

۱۱-اصحاب الجنہ

قرآنِ مجید میں اصحاب الجنہ کی اصطلاح مختلف مقامات اور حوالوں سے استعمال گئی ہے مثلاً سورۃ الاعراف کے آیت نمبر ۴۳ میں جو ایمان لائیں اور جنہوں نے نیک اعمال کئے وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۴۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَنَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ هَدٰٮنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِىَ لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ‌ لَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَـقِّ‌ وَنُوۡدُوۡۤا اَنۡ تِلۡكُمُ الۡجَـنَّةُ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ"[۳۴]

"اور ہم نکال دیں گے جو کچھ ان کے سینوں میں ہو گا (ایک دوسرے کی طرف سے) کوئی میل اور ان (کے بالاخانوں) کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کل شکر اور کل تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا اور ہم یہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے اگر اللہ ہی نے ہمیں نہ پہنچا دیا ہوتا۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے اور (تب) انہیں پکارا جائے گا کہ یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنا دیے گئے ہو اپنے اعمال کی وجہ سے۔"

سورہ الاحقاف کی آیت نمبر ۱۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ"[۳۵]

"یہی لوگ جنت والے ہیں اس میں ہمیشہ رہنے والے۔ یہ جزا ہو گی ان اعمال کی جو وہ کرتے رہے۔"

سورہ القلم کی آیت نمبر ۱۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَـصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَ"[۳۶]

"یقیناہم نے ان (اہل مکہ) کو اسی طرح آزمایا ہے جیسے ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا۔ جبکہ انہوں نے قسم کھائی کہ وہ ضرور اس کا پھل اتار لیں گے صبح سویرے۔"

۱۲-اصحاب المیمنہ

دنیا کے ہر معاشرے میں دائیں اور بائیں کی اصطلاح پائی جاتی ہے۔ اصحاب المیمنہ کا مطلب "دائیں ہاتھ والے" اہلِ جنت کو چونکہ اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے اس لیے یہی "دائیں ہاتھ والے لوگ" ہیں۔ اور اہل جنت سے بڑھ کر خیر و برکت کا مہبط اور محور خوش نصیب اور نیک بخت سعادت مند اور کون ہو سکتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیشہ سے حق پر رہنے والوں کے لئے مستعمل ہے عصر حاضر میں بھی۔ یعنی دنیا میں سیاسی جماعتوں، مذہبی جماعتوں یا ایسی جماعت یا گروہ جو حق پر ہوتے ہیں دائیں ہاتھ والے کہلاتے ہیں۔

سورۃ الواقعہ کی آیت نمبر ۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ"[۳۷]

"تو جو داہنے والے ہوں گے کیا خوب ہوں گے وہ داہنے والے!"

اللہ تعالیٰ ان دائیں جانب والوں کی شان ظاہر کرنے کے لئے فرماتا ہے داہنے والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا ہو گا۔ کیا ہی وہ اچھے ہیں۔ بڑی شان رکھتے ہیں مبارک لوگ یا خوش نصیب اور نیک بخت سعادت مند جنت میں داخل ہوں گے۔[۳۸]

سورۃ البلد میں اصحاب المیمنہ کی بعض صفات کا ذکر ہے۔ غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا، یتیموں کی دیکھ بھال کرنا، غریب رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا، بھوکوں اور فاقہ کشوں کو کھانا کھلانا، غرباء و مساکین کی امداد۔ اصحاب المیمنہ ایمان لانے کے بعد استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور دوسروں کو رحم و کرم کی تلقین کرتے ہیں۔

۱۳-اصحاب المشئمہ

"اصحاب المشئمہ" بھی "اصحاب الفیل" کی طرح بائیں ہاتھ والے ہیں۔ یعنی انہیں بھی بروز حشر ان کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ لیکر حاضر ہوں گے اور انہیں عذاب ہو گا۔ اصحاب المشئمہ کا ذکر سورۃ الواقعہ کی آیت ۱۰ اور سورۃ البلد کی آیت ۱۹ اور ۲۰ میں استعمال کیا گیا ہے۔ انہوں نے نشانات سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا اور نتیجۃً ایک بند آگ اُن پر لپکنے کے لیے تیار کھڑی ہے۔ یعنی دنیا کے ہر معاشرے میں سیاسی جماعتوں، مذہبی جماعتوں یا ایسی جماعت یا گروہ جو حق پر نہیں ہوتے ہیں بائیں ہاتھ والے کہلاتے ہیں۔

سورۃ الواقعہ کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـئَمَةِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـئَمَةِ"[۳۹]

"اور جو بائیں والے ہوں گے تو کیا حال ہو گا بائیں والوں کا۔"

اللہ تعالیٰ بائیں جانب والوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ کیا ہی برے ہیں وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔[۴۰]

سورۃ البلد کی آیت نمبر ۱۹-۲۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ عَلَيْهِمْ نَار مُّؤْصَدَةٌ "[41]

"اور جنہوں نے انکار کیا ہماری آیات کا وہ ہوں گے بائیں والے ان پر آگ بند کر دی جائے گی۔"

خلاصہ البحث

قرآن مجید میں مختلف انبیاء اور رسولوں کے ساتھ ایمان لانے والوں کو "اصحاب" کہا گیا ہے۔ ان میں مشہور مثالوں میں "اصحاب الرسول، الکهف، موسیٰ، عیسیٰ، السبت، السفینہ، الاعراف، الرس، اور الفیل، المیمنہ، المشئمہ یہ تمام اصحاب مختلف انبیاء اور مقدس واقعات کے حوالے سے معروف ہیں۔ جن جنس مخلوق کا ذکر قرآن مجید میں ہے وہ اپنی معنویت کے لحاظ سے عام نہیں ہیں۔ اگر منفی تذکرہ ہے تو ہمارے لئے عصر حاضر میں عبرت ہے مثبت ہے تو ہمارے لئے رہنمائی اور ہدایت ہے۔ اصحاب الرسول پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے ہیں جو ان کی ہدایات اور تعلیمات پر عمل کرتے تھے۔ اصحاب الکهف گہرائیوں میں چھپ کر ایمانی آزمائش میں شرکت کرنے والے جو ان ہیں۔ موسی اور عیسی کے اصحاب تبعیدی انصار اور حمایتیوں کا گروہ ہیں جو ان کی رسالت کو پھیلانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ السبت کے اصحاب اللہ کی سبت کی پیروی کرنے والے ہیں جن پر اللہ نے ایک دنیوی امتحان لیا۔ السفینہ کے اصحاب نوح علیہ السلام کی سفینے میں رکھے جانے والے ہیں۔ الاعراف کے اصحاب اللہ کی رحمت اور اس کے حکموں کی تعلیمات کو قبول کرنے والے ہیں۔ الرس کے اصحاب حضرت ہود علیہ السلام کے قوم کے حالات اور نافرمانی کا گروہ ہیں۔ الفیل کے اصحاب اللہ کی رحمت کا نمائندہ ہاتھی ہیں جو مکہ کو حفاظت میں لیا اور اس حملے کو ناکام بنایا۔ اصحاب المیمنہ کا مطلب ہوگا "دائیں ہاتھ والے" اہلِ جنت مراد ہیں۔ اصحاب المشئمہ بھی "اصحاب الفیل" کی طرح بائیں ہاتھ والے ہیں۔ یعنی انہیں بھی بروز حشر ان کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ان اصحاب کے ذکر سے اللہ کی ہدایات، رحمتیں اور معجزات کی قصص ملتی ہیں جو ایمان والوں کی راہنمائی میں مددگار ہیں۔ ان حکایات سے عقائد، اخلاقی اصول اور عملی راہنمائی حاصل ہوتی ہے جو دینی تعلیمات کی عملی تجسس کو مدنظر رکھتی ہیں۔

سفارشات

قرآن مجید میں اصحاب کی سفارشات مختلف آیات کے ذریعے آئی ہیں۔ بعض میں انہیں مومنوں کے لئے رہنمائی اور تربیت کا باعث بنایا گیا ہے، جبکہ دوسری آیات مختلف مواقع اور حالات میں ان کے رفتار اور اخلاقی اصولوں پر زور دیتی ہیں۔ اصحاب کے زندگی کے حالات اور قرآنی آیات کے تعلقات متعدد سورۃ اور اجزاء میں ملتے ہیں، جو مسلمانوں کو نیک راہوں پر چلنے کے لئے ہدایت فراہم کرتے ہیں۔ ان اصحاب پر اجتماعی طور پر تحقیق کی جاسکتی ہے، انفرادی طور پر کتب سماویہ کی روایات کی روشنی میں جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ ان موضوعات پر الہام مذہب جیسے یہود، عیسائی پر مقالمہ بین المذاہب بھی کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] لوئیس معلوف، المنجد، (مترجم) مولانا عبد الحفیظ، بلیلاوی، (لاہور: مکتبہ قدسیہ، ۲۰۰۹ء)، ص: ۴۶۱

[2] محمد طیب محمدی، صحابہ اور رسول، (گوجرانوالہ: ادارہ تحقیقات سلفیہ، ۲۰۱۶ء)، ص: ۴۳

[3] القرآن الکریم، سورۃ التوبہ: ۱۰۰

[4] القرآن الکریم، سورۃ الاحزاب: ۳۷

[5] القرآن الکریم، سورۃ التوبہ: ۴۰

[6] الفتح:۱۸

[7] القرآن الکریم، سورۃ النور:۱۱

[8] القرآن الکریم، سورۃ المجادلہ:۰۱

[9] القرآن الکریم، سورۃ المجادلہ:۰۲

[10] القرآن الکریم، سورۃ الکہف:۹-۱۰

[11] القادری، ابو الصالح محمد قاسم، مفتی، صراط الجنان تفسیر القران، (کراچی: مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ، ۲۰۱۶ء)، جلد ۵، ص:۵۴۰

[12] الشعراء:۶۲-۶۳

[13] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القران، (لاہور: ضیاء القران پبلیکیشنز) جلد:۳، ص:۱۸۰۳

[14] الشعراء:۶۲-۶۳

[15] آل عمران:۵۲

[16] کیلانی، عبد الرحمن، مولانا، تیسیر القرآن، (لاہور: دار السلام، ۱۴۳۲ھ)، جلد:۰۱، ص:۲۶۸

[17] البقرہ:۶۵

[18] کیلانی، عبد الرحمن، مولانا، تیسیر القرآن، (لاہور: دار السلام، ۱۴۳۲ھ)، جلد:۰۱، ص:۸۰

[19] العنکبوت:۱۵

[20] ھود:۳۷

[21] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القران، جلد:۲، ص:۳۵۸

[22] ھود:۴۹

[23] القادری، ابو الصالح محمد قاسم، مفتی، صراط الجنان تفسیر القران، جلد ۴، ص:۴۳۷

[24] ھود:۴۶

[25] الاعراف:۴۸

[26] کیلانی، عبد الرحمن، مولانا، تیسیر القرآن، جلد:۰۲، ص:۵۶

[27] الاعراف:۴۹

[28] کیلانی، عبد الرحمن، مولانا، تیسیر القرآن، جلد:۰۲، ص:۵۷

[29] ق:۱۲

[30] القادری، ابو الصالح محمد قاسم، مفتی، صراط الجنان تفسیر القران، جلد، ص:۴۶۳

[31] الفرقان:۳۸

[32] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القران، جلد ۳، ص:۴۶۳

[33] الفیل:۱-۵

[34] الاعراف:۴۳

[35] الاحقاف:۱۴

[36] القلم:۱۷

[37] الواقعہ:۰۸

[38] القادری، ابو الصالح محمد قاسم، مفتی، صراط الجنان تفسیر القران، جلد:۹، ص:۶۷۶

[39] الواقعہ:۱۰

Vol.4, No.1, March-2024
Page no: 44-56

[٤٠] القادری، ابو الصالح محمد قاسم، مفتی، صراط الجنان تفسیر القران، جلد:۹، ص:٦٧٧

[٤١] القرآن الکریم، سورۃ البلد:۱۹-۲۰

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X